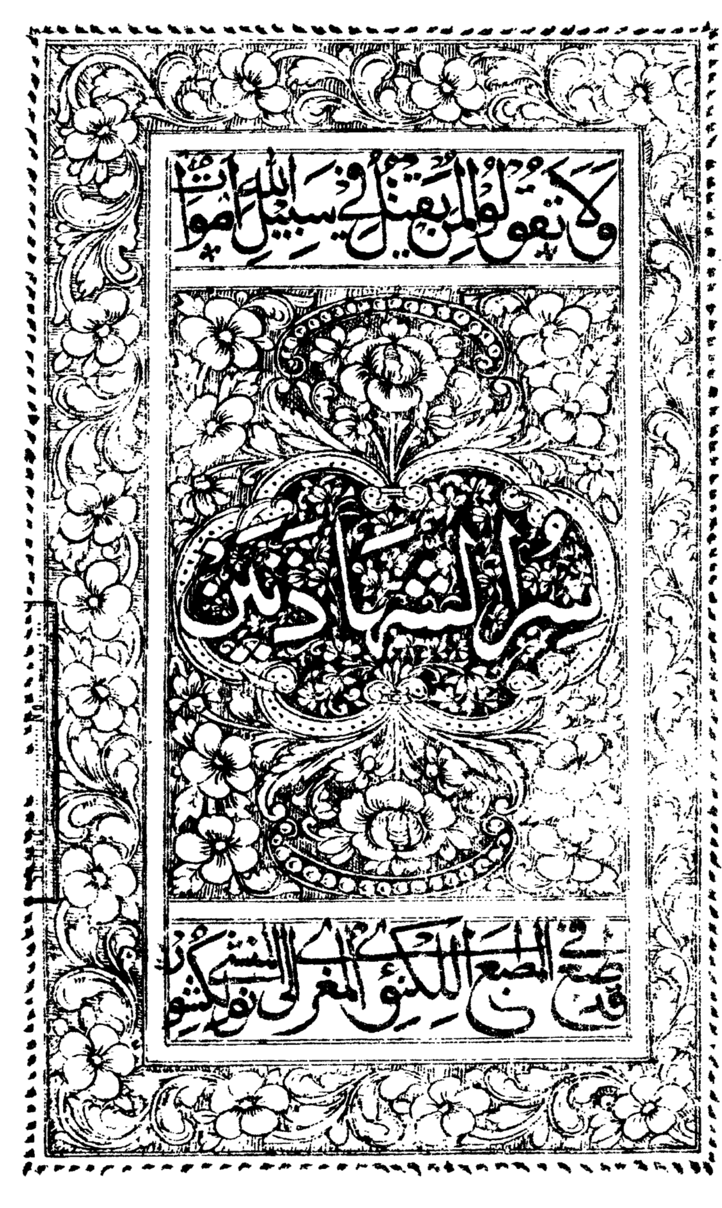
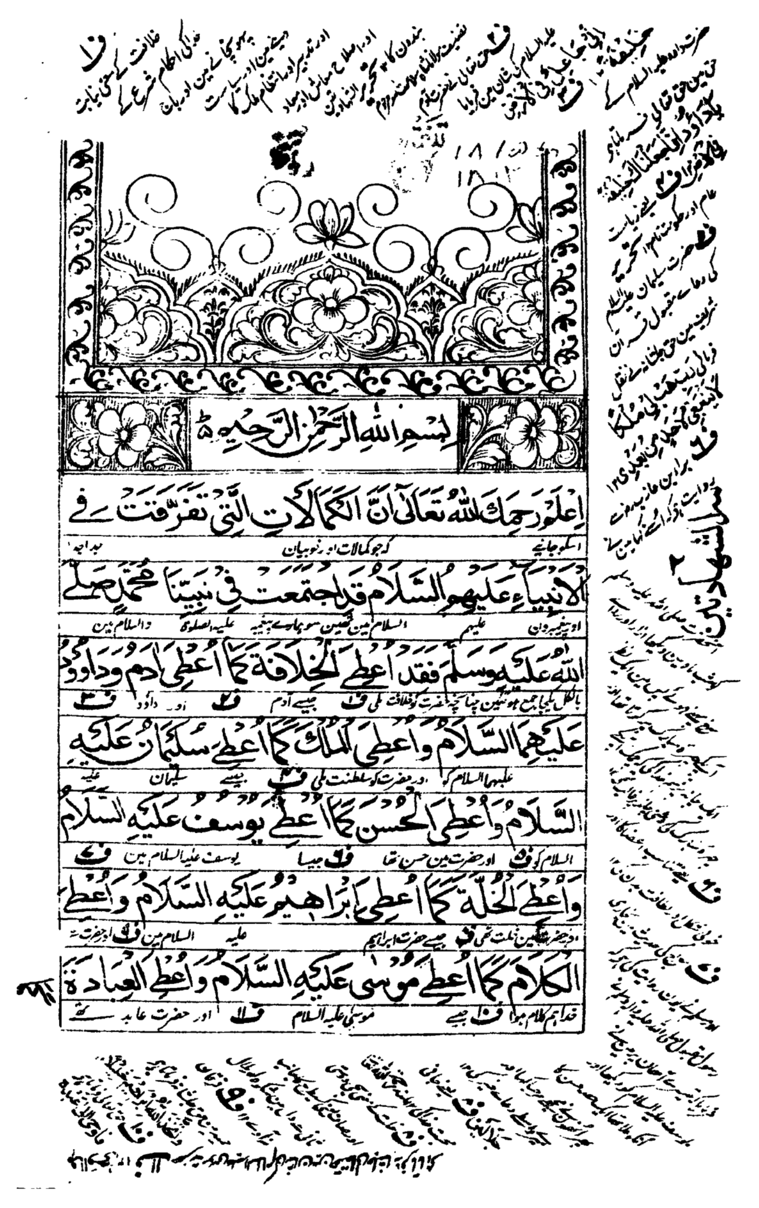


ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات
سر الشهادتين
قد طبع في المطبع اللكنوي المعزى الى المنشي نولكشور



بسم الله الرحمن الرحيم

اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في

اسکو جاننا چاہیے کہ جو کمالات اور خوبیاں جدا جدا

الانبياء عليهم السلام قد اجتمعت في نبينا محمد صلى

اور پیغمبروں علیہم السلام میں تھیں سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام میں

الله عليه وسلم فقد اعطي الخلافة كما اعطي ادم وداود

بالکل یکجا جمع ہو گئی ہیں چنانچہ حضرت کو خلافت ملی ف جیسے آدم اور داود ف

عليهما السلام واعطي الملك كما اعطي سليمان عليه

علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف جیسے سلیمان علیہ

السلام واعطي الحسن كما اعطي يوسف عليه السلام

السلام کو ف اور حضرت میں حسن تھا ف جیسا یوسف علیہ السلام میں ف

واعطي الخلة كما اعطي ابراهيم عليه السلام واعطي

اور حضرت میں خلت تھی ف جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ف اور حضرت

الكلام كما اعطي موسى عليه السلام واعطي العبادة

خدا سے کلام ہوا ف جیسے موسی علیہ السلام ف اور حضرت عابد تھے

كما اعطي يونس عليه السلام واعطي الشكر كما اعطي

جیسے یونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکر گزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات اخر من انواع

نوح علیہ السلام ف بلکہ ان سے زیادہ حضرت میں اور کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف اور مرتبات ہر قسم کے اور سب عالم کی محبوبی ف اور سب کاموں کی قبولی

والرؤية والقرب الاتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبریٰ ف اور کافروں سے

مع اعداء الله تعالى الى غير ذلك من الكمالات كالعلم

جہاد ف سوائے اسکے اور کمالات جیسے علم

الوسيع والعرفان الاتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

بہت سا اور پہچاننا رب کا کامل ف اور فیصلے فیصل کرنا ف اور فتوی دینا ف اور اجتہاد ف اور محتسبی

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

ف اور قرارت وغیرہ ف لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنے شہادت اور انکی ذات میں اسکے حاصل نہ ہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم انه لو استشهد في الحرب لادى ذلك الى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الاسلام واختلال الدين في نظر العوام ولو استشهد

ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑجاتا ف اور اگر

غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

ناگہاں ف چپکے چپکے شہید ہوجاتے جیسے حضرت کے بعضے خلیفہ شہید ہوئے ف تو آپکی شہادت

أمر شهادته بل ولا تمت الشهادة لأن تمام الشهادة أن

مشہور نہوتی بلکہ پوری شہادت ہی نہوتی اسواسطے کہ پوری شہادت اسکا نام ہے کہ

يقتل الرجل في الغربة والكربة وأن يعقر جواده ويلقى

آدمی مارا جاوے مسافری اور مشقت مین اور اسکے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوین اور

جثته مطروحة ويقتل حوله جمع كثير من أعزة

اسکی لاش میدان مین پڑی رہے اور اسکے گرداگرد بہت لوگ یا عزیز

أصحابه وأقاربه وأن ينهب ماله وأن تؤسر نسائه

یاروں اور قریبوں سے مارے جاوین اور مال اسکا لوٹا جاوے اور اسکی بیبیاں اور یتیم لڑکے

وأبنائه كل ذلك في ذات الله فاقتضت حكمة الله

قید مین گرفتار ہوں اور یہ سب مصیبتین صرف اللہ ہی کے واسطے ہوں ف سو حکمت الٰہی اور اسکی کارسازی نے چاہا

تعالى أن يلحق هذا الكمال العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته

کہ ملحق کرے یہ بڑا کمال حضرت کے کمال مین بعد انکی وفات کے

وانقضاء أيام خلافته التي تنافي المغلوبية والمظلومية

و بعد گذرنے ایام خلافت کے کہ دنیا اور مظلومی انکی شان سب تھین

برجال من أهل بيته بل بأقرب أقاربه وأعز أولاده

بواسطہ اور بعضے مردوں اہل بیت کے بلکہ بواسطہ اس شخص کے جو بہت ہی قریب ہو حضرت کے اقربا مین اور نہایت ہی عزیز ہو انکی اولاد

يكون في حكم أبنائه حتى يلحق حالهم بحاله ويندرج

اور جو بمنزلہ آپ کے بیٹوں کے ہو تا کہ ملجاوے انکا حال حضرت کے حال مین اور داخل ہو

كمالهم في كماله فتوجهت عناية الله تعالى بعد انقضاء

انکا کمال حضرت کے کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الٰہی بعد گذرنے

أيام الخلافة إلى هذا الإلحاق فاستنابت الحسنين

دونوں خلافت کے اس کمال کے ملانے پر تو نائب بنایا حسنین

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنَابَ جَدِّهِمَا عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ

علیہما السلام کو اپنے نانا کے مقام پر برتر درود اور

التَّحِيَّاتِ وَجَعَلْتَهُمَا مِرْاٰتَيْنِ لِمُلَاحَظَتِهٖ وَخَدَّيْنِ لِجَمَالِهٖ

تحیت اور دونوں کو دو آئینے بنائے پر تو کمال محمدیت ف اور دو رخسارے ٹھہرائے جمال مصطفوی کے

وَلَمَّا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلٰى قِسْمَيْنِ شَهَادَةُ سِرٍّ وَشَهَادَةُ عَلَانِيَةٍ

اور جونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا تو

قُسِمَتْ عَلَيْهِمَا فَاخْتَصَّ السِّبْطُ الْاَكْبَرُ بِالْقِسْمِ الْاَوَّلِ وَلَمَّا

دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے ف پہلی قسم کے واسطے اور جو

كَانَ اَمْرُهَا مَسْتُوْرًا لَمْ يَظْهَرْ لَهَا ذِكْرٌ فِي الْوَحْيِ وَاُبْهِمَ اَمْرُهَا

وہ امر مخفی تھا جبرئیل علیہ السلام نے کبھی اسکو مذکور نکیا اور جب شہادت

عِنْدَ الْوُقُوْعِ اَيْضًا حَتّٰى وَقَعَتْ عَلٰى يَدَيْ زَوْجَتِهٖ وَ

واقع ہوئی تو بھی شبہہ ہی رہا یہاں تک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے حالانکہ

الزَّوْجَةُ مِنْ عَلَائِقِ الْمَحَبَّةِ دُوْنَ الْعَدَاوَةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ

بی بی علاقون محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب

لِاَنَّهٗ مَبْنِيٌّ عَلَى السَّتْرِ وَالْاِخْفَاءِ وَلِذٰلِكَ لَمْ يُخْبِرْ بِهِ النَّبِيُّ

اسواسطے ہوا کہ اس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

بھی اسکی خبر ندی اور نہ امیر المومنین نے رضی اللہ تعالے

عَنْهُ وَلَا غَيْرُهُمَا وَاخْتَصَّ السِّبْطُ الْاَصْغَرُ بِالْقِسْمِ

عنہ نے ف اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے ف دوسری قسم

الثَّانِيْ وَلَمَّا كَانَ مَبْنٰى اَمْرِهٖ عَلَى الشُّهْرَةِ وَالْاِعْلَانِ اُنْزِلَ

کی شہادت سے ف اور جو بنا اسکی شہرت اور اعلان پر تھی

اولاً في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام وغيره من

اول وحی میں زبان جبرئیل علیہ السلام وغیرہ

الملائكة ثم بتعيين المكان وتسميته وتعيين الزمان

فرشتوں پہ اسکا مذکور ہوا پھر پتا شہادت کے مکان کا ف اور اسکا نام ف اور پتا شہادت کے وقت کا

وهو رأس الستين ثم اشتهر امره واعلن ذكره على لسان

یعنی انتہاے سنہ ساٹھ ہجری معلوم ہوا پھر اسکا شہرہ بہت ہوا اور برملا ذکر کیا

امير المؤمنين كرم الله وجهه في سفره الى صفين ثم لما

امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر میں ف پھر جب

وقعت واقعة الشهادة اشتهر امرها بانقلاب التربة

واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اسکا شہرہ اس طرح پر ہوا کہ مٹی

دماً وامطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثي

خون ہوگئی ف اور آسمان سے خون برسا اور آواز غیبی سے مرثیے سنے گئے

ونوح الجن وبكائهم وطواف السباع حافظات لجثته

اور نوحہ اور رونا جنوں کا ف اور گھومنا درندوں کا گرداگرد لاش کے نگہبانی کے واسطے

ودخول الحيات في مناخر قاتليه الى غير ذلك من اسباب

اور سانپوں کا گھسنا قاتلوں کے نتھنوں میں علیٰ ہذا القیاس اور بھی شہرت کے اسباب

الشهرة ليطلع الحاضرون والغائبون على وقوعها بل ابقاء

تھے تاکہ حاضر اور غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ ہو جاویں بلکہ ابقاء

البكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع الهائلة

اس رنج والم کا اور مذکور ہونا ان مصائب ہیبتناک کا

٤٠ في امته الى يوم القيمة فقد بلغت نهاية الشهرة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں تا قیامت ثمرہ اس ظاہری شہادت کا ہے سو پہنچ گیا شہرہ اس شہادت کا

في الملأ الأعلى والأسفل والغيب والشهادة والجن والإنس

عالم بالا اور عالم خاک مین اور عالم غیب اور عالم شہادت مین اور جن اور آدمیون مین

والناطق والصامت اذا تمهدت هذه المقدمة فلنذكر

اور گویا اور خاموش مین ف جب تمہید اس مقدمہ کی ہوچکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اسکا

ما يتعلق بهذا الباب مع الاشارة الى ما مهدنا من المقدمة

جو علاقہ رکھتا ہے اس باب سے مع اشارہ ان معنا مین کے کہ جنکا تمہید مین مذکور ہوچکا

فنقول اما كون السبطين ابني رسول الله صلى الله عليه

سو ہم کہتے ہین کہ ہونا دونون صاحبزادون کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وسلم فله وجهان الاول ان ابن البنت له حكم الابن ولهذا

اس دعوی کی دو دلیلین ہین اول یہ کہ نواسہ بجاے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

يعد عيسى عليه السلام في بني اسرائيل والثاني انه قد

عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل کہلاے ف دوسری دلیل یہ ہے کہ بحضرت [illegible]

ثبت بطرق متعددة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هما

ف چنانچہ بہت روایتون سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونون ف

ابناي روى احمد في مسنده عن ابي اسحق السبيعي عن

میرے بیٹے ہین اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند مین ابو اسحق سبیعی سے ف اسنے

هانئ ابن هانئ عن امير المؤمنين علي كرم الله وجهه

ہانی بن ہانی سے اسنے امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے

قال لما ولد الحسن رضي الله تعالى عنه جاء رسول الله

کہ جب پیدا ہوے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لاے جناب رسالتمآب

صلى الله عليه وسلم فقال اروني ابني ما سميتموه قلت

صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے مین نے عرض کیا

ف ۱ ناطق سے بات کرنیوالے اور خاموش سے [illegible] اور درخت اور [illegible]

تنبیہ جن وانس [illegible] [illegible] کہ اس [illegible] دونون [illegible]

ف ۲ آگاہ ہو کہ حسنین علیہما السلام [illegible] بیٹیون کی [illegible] نقل [illegible] بیٹا بنی اسرائیل

ف ۳ کہلاتے ہین [illegible]

ف ۴ اسناد [illegible] حسنین [illegible] سے ابن رسول [illegible] رحمہ اللہ تعالی

ف ۵ متبنی کے معنی [illegible] شہادتین [illegible]

ف ۶ حسنین علیہما السلام [illegible] یحیی بن [illegible] نام [illegible] ایک [illegible] ان سے [illegible] مین سے [illegible] ابو [illegible] عمرو بن عبداللہ



سميته حربا قال بل هو حسن فلما ولد الحسين قال أروني

نام رکھا ہے اسکا میں نے حرب ف حضرت نے فرمایا بلکہ نام اسکا حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا دکھلاؤ

ابني ما سميتموه قلت حربا قال بل هو حسين فلما ولد الثالث

میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے

قال أروني ابني ما سميتموه قلت حربا قال بل هو

حضرت نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام

محسن ثم قال إني سميتهم بأسماء ولد هارون شبر

محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے انکے نام رکھے ہیں اولاد ہارون علیہ السلام کے ناموں پر یعنے شبر

وشبير ومشبر واخرجه الطبراني في الكبير والدارقطني

اور شبیر اور مشبر ف اور اسی کو روایت کیا طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اور دارقطنی نے

في الأفراد والحاكم والبيهقي وابن عساكر كلهم عن علي

کتاب الافراد میں اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

كرم الله وجهه واخرج البغوي والطبراني عن سلمان

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا محی السنہ بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی

رضي الله تعالى عنه مثله وفي القاموس شبر كبقم وشبير

رضی اللہ تعالے عنہ سے اور قاموس میں ہے شبر بقم کے وزن پر اور شبیر

كقمير ومشبر كمحدث أبناء هارون عليه السلام وأما

قمیر کے وزن پر اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے

كونهما مرآتين لملاحظته صلى الله عليه وسلم فمن

ہونا حسنین کا آئینہ واسطے پرتو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے

وجهين لا بل من جهة السيادة المطلقة فقد اخرج

دو دلیل سے ثابت ہے اول بجہت سیادت مطلقہ ف چنانچہ روایت کی

النسائي والروياني والضياء عن حذيفة وابو يعلى عن

نسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رض سے و ابو یعلی نے

ابي سعيد وابن ماجة عن ابن عمر وابن عدي عن ابن

ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبداللہ بن

مسعود وابو نعيم عن علي والطبراني في الكبير عن عمر

مسعود سے اور روایت کی ابونعیم نے علی مرتضی سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق رض سے

وجابر والبراء واسامة بن زيد ومالك ابن الحويرث

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

والديلمي عن انس وابن عساكر عن عائشة وابن عمر وابن

اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن

عباس وابي رمثة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا

الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابن

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے ف اور ابن

ماجة وغيره وابوهما خير منهما وعند الطبراني وابوهما

ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

افضل منهما وزاد الحاكم وابن حبان وغيرهما الا ابني

ایسے فاضل تر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے

الخالة عيسى ابن مريم ويحيى ابن زكريا ومن متفرعات

سوائے دو خالائی بھائیوں کے یعنے عیسے بن مریم اور یحیی بن زکریا و اور اس لعینہ محبت کی ہوئے

هذه المرتبة كون محبتهما محبته وبغضهما بغضه صلى الله

یہ اثر ہے کہ محبت حسنین بعینہ محبت رسول خدا ہے اور عداوت انکی گویا حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَعَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَغَيْرِهِ عَنِ

علیہ وآلہ دشمن کی عداوت ہی چنانچہ روایت کی ابن عساکر وغیرہ نے عبداللہ بن

ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

عباس سے کہ حضرت نے فرمایا ہے جس نے حسنین سے محبت رکھی تو اسنے مجھسے رکھی اور جسنے انکسے عداوت رکھی مجھسے رکھی ف ۱

وَالثَّانِي مِنْ جِهَةِ مُشَابَهَةِ الصُّورَةِ فَإِنَّهُمَا كَانَا كَالتَّصْوِيرِ

اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہے گویا کہ حسنین حضرت کے دو تصویر تھے

لَهُ فِي الظَّاهِرِ أَيْضًا فَقَدْ أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ

ظاہر میں ف ۲ چنانچہ روایت کی بخاری نے انس رض سے کہ نہ تھا

أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ

علیہما السلام سے اور حسین ابن علی میں بھی کہا کہ سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مُفَصَّلًا التِّرْمِذِيُّ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ف ۳ اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَصَحَّحَهُ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللهِ

جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بہت صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ ہیں حضرت کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ

صلے اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسین

أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

بہت مشابہ ہیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے قدم تک

وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْحَسَنَ

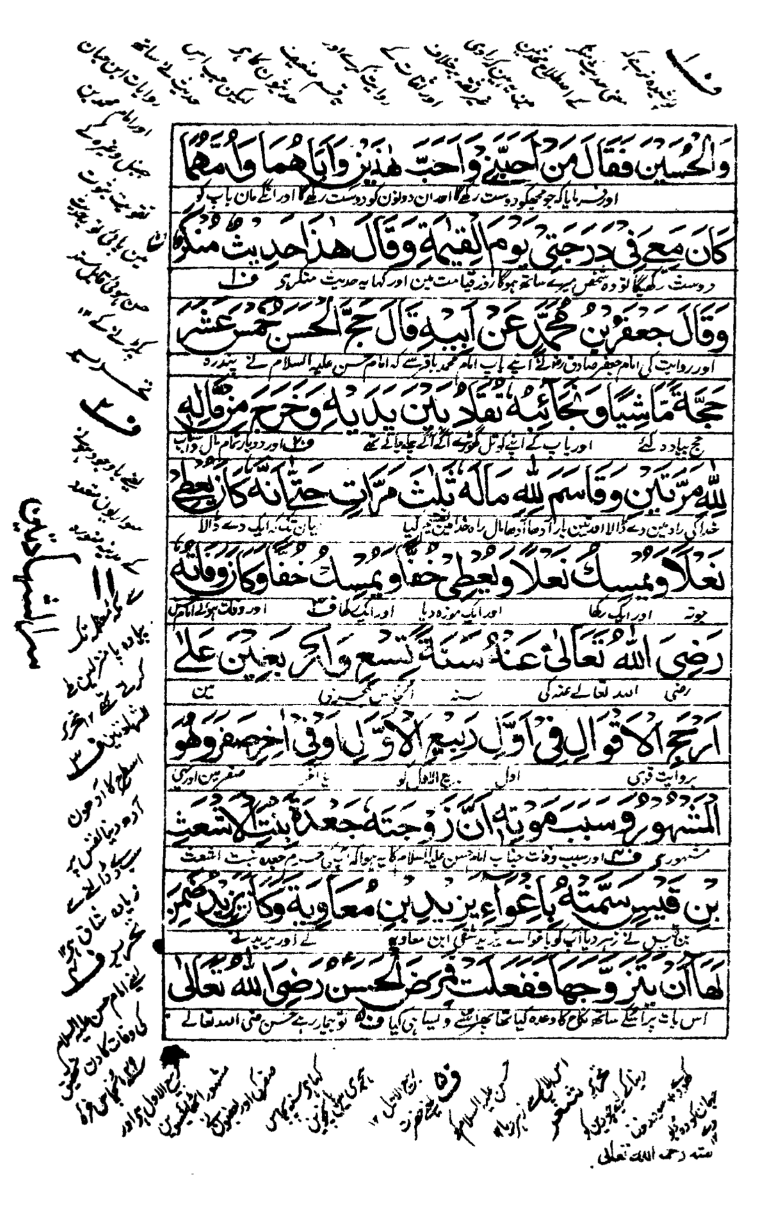
اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنین کو اٹھالیا

ف ۱ اور چونکہ دوستی رسول کی بعینہ دوستی خدا کی ہے اور دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی ہے پس حسنین کی محبت محبت خدا ہے اور بغض حسنین بغض خدا ہے ۱۲ تحریر الشہادتین

ف ۲ یعنے جیسا اخلاق میں حسنین مشابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ویسا ہی ظاہر صورت میں بھی مشابہت رکھتے تھے ۱۲ تحریر

ف ۳ یعنے شکل اور صورت میں ... سر الشہادتین ۱۰

[illegible]



والحسين فقال من احبني واحب هذين واباهما وامهما

اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھیگا اور ان دونون کو دوست رکھیگا اور انکے ماں باپ کو

كان معي في درجتي يوم القيمة وقال هذا حديث منكر

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت مین اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشرة

اور روایت کی امام جعفر صادق رضی نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حجة ماشيا وان نجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله

حج پیادہ کئے اور باپ کے اپنے کوتل گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے ف اور دوبار تمام مال واسباب

لله مرتين وقاسم لله ماله ثلث مرات حتى انه كان يعطي

خدا کی راہ مین دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا مین دیدیا یہان تک کہ ایک دے ڈالا

نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا وكان وفاته

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف اور وفات ہوئی امام

رضي الله تعالى عنه سنة تسع واربعين على

رضی اللہ تعالے عنہ کی سنہ انچاس ہجری مین

ارجح الاقوال في اول ربيع الاول او في اخر صفر وهو

بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا اخر صفر مین اور یہی

المشهور وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث

مشہور ہے ف اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ بی بی جعدہ بنت اشعث

بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد ضمن

بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغوا یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

لها ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن رضي الله تعالى

اس بات پر اسکے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا جعدہ نے ویسا ہی کیا ف تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالے

عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ مَاتَ فَبَعَثَتْ جَعْدَةُ اِلٰى يَزِيْدَ

عنہ چالیس روز پھر انتقال فرمایا بعد اسکے جعدہ نے یزید پلید کو

تَسْئَلُهُ الْوَفَاءَ بِمَا وَعَدَهَا فَقَالَ اِنَّا لَمْ نَكُنْ نَرْضَاكِ لِلْحَسَنِ اَفَنَرْضَاكِ

پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے تو یزید نے جواب دیا کہ نہ تھی راضی کہ تو حسن کے پاس ہے بھلا اپنی جان کے واسطے

لِاَنْفُسِنَا فَصَارَتْ مِمَّنْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ

ہم کب راضی ہونگے سو ہوگئی وہ کمبخت اُن لوگوں سے جنھوں نے دین و دنیا دونوں برباد کئے اور یہ

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ وَكَانَ مَرَضُهُ الْاِسْهَالَ الْكَبِدِيَّ وَتَقَطَّعَ

نقصان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دستوں میں

الْاَمْعَاءِ وَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

نکلتی تھیں اور جب آپ کی وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالے

عَنْهُ فَقَالَ اَيْ اَخِيْ مَنْ صَاحِبُكَ قَالَ تُرِيْدُ قَتْلَهُ قَالَ نَعَمْ

عنہ نے آکے پوچھا کہ اے بھائی میرے تیرے پاس کون تھا جسنے یہ حرکت کی ف۱ امام حسن نے فرمایا کہ تم اسکو مارا چاہتے ہو

قَالَ لَئِنْ كَانَ صَاحِبِيَ الَّذِيْ اَظُنُّ فَاللّٰهُ اَشَدُّ لَهُ نِقْمَةً وَاِنْ

امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل میرا جو میرے گمان میں ہے تو اللہ بڑا سخت بدلا لینے والا ہے ف۲ اور اگر وہ قاتل

لَمْ يَكُنْهُ مَا اُحِبُّ اَنْ تَقْتُلَ بِيْ بَرِيْئًا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ سُقِيْتُ السُّمَّ

نہیں جسپر میرا گمان ہے تو میں نہیں چاہتا کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اسکے امام حسن نے فرمایا کہ مجھکو کتنی بار زہر

مِرَارًا وَمَا سُقِيْتُ مَرَّةً اَشَدَّ مِنْ هٰذِهٖ وَكَانَ عُمْرُهُ الشَّرِيْفُ

پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں پلایا ف۳ اور تھی عمر شریف آپ کی

خَمْسَةً وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّسِتَّةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَيَّامًا وَقَدْ وُلِدَ

ساڑھے پینتالیس برس کی کچھ دن کم اور آپ پیدا ہوئے

لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ ثَلٰثٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ عَلَى الصَّحِيْحِ

پندرہویں شعبان سنہ تین ہجری میں بموجب روایت صحیح کے

ف۱ یعنے آپکو زہر کسنے پلایا ۱۲ نحر پر الشہادتین

ف۲ یعنے میں مارونگا منہ رحمہ اللہ تعالی

ف۳ یعنے خدا جو منتقم حقیقی ہے کفایت کرتا ہے تمھارے مارنے کی کچھ حاجت نہیں

شعر

داد کیا چاہیے اپنا تو جگر ٹکڑے ہوا

پھر بھی ایذا سے ۱۲

[illegible]

وقيل في رمضان هذا ما يتعلق بالشهادة السرية التي

اور بعض روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں پیدا ہوئے ف یہ ماجرا شہادت مخفی کا تھا جو

اختص بها السبط الاكبر واما الشهادة الجهرية التي

بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی پر شہادت ظاہری جو

اختص بها السبط الاصغر فهي من اكبر الوقائع

مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا قصہ

المشهورة وسبب شهرتها كونها جهرية وسببها انه

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اسکا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لما تملك يزيد وتسلطن وذلك في رجب سنة ستين

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں

بدمشق كتب الى الاقاليم لاخذ البيعة له وكتب الى

شہر دمشق میں تو اسنے نامے لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا

عامله بالمدينة الوليد بن عقبة ان ياخذ البيعة من

عامل کو جو مدینے میں تھا یعنی ولید بن عقبہ کہ بیعت لیوے

الحسين عليه السلام فامتنع الحسين عليه السلام

حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے

من بيعته لانه كان فاسقا مدمنا للخمر ظالما وخرج

اسکی بیعت سے اسواسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم ف ۲ اور نکل گیا

الحسين الى مكة لاربع خلون من شعبان فدخل مكة

امام حسین علیہ السلام مکے کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کی سو مکے میں پہونچے

واقام بها ولما وصل الخبر الى اهل كوفة اتفق منهم جمع

اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ خبر کوفے والوں کو پہونچی تو اتفاق کیا انمیں سے بہت لوگوں نے

۱۲ ... اور آگہی اور اجتناب منہیات اور وعیدات کو شعار اپنا کرے اور ... کے طریقہ پر چلے ... اور ائمہ فاسقون اور فاجرون سے ایسا ہی بیزار ہو جیسا یزید پلید سے ۱۲

بیان شہادت حضرت مسلم علیہ السلام کا

كثير وكتبوا الى الحسين عليه السلام يدعونه اليهم و

اور لکھا جناب امام حسین علیہ السلام کو کہ آپ آئے ہمارے

يبذلون له بالقيام بين ايديهم بانفسهم واموالهم

پاس ٹھہرین ہم مدد کو جان اور مال سے حاضر ہین

ويبالغون في ذلك وتتابعت اليه نحو مائة وخمسين كتابا

اور بہت مبالغہ اسمین کیا اور تار بندھ خطون کا آپ کی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

من كل طائفة وجماعة فسير اليهم ابن عمه مسلم بن

ہر ایک فرقہ اور گروہ کی طرف سے پھر روانہ کیا امام نے انکی طرف چچا زادے بھائی مسلم بن

عقيل وحثهم على نصرته وحمايته فلما وصل مسلم الى

عقیل کو اور انکو تاکید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہونچے مسلم

الكوفة نزل في دار المختار ابن عبيد وبايع الحسين على

کوفے مین اوترے گھر مین مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسین کی

يديه خلق كثير اكثر من اثني عشر الفا فاطلع على ذلك

مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیون سے ف ۱ پھر اسکی خبر ہوئی

النعمان بن بشير والي الكوفة من جانب يزيد وكان

نعمان بن بشیر کو جو کوفے مین حاکم تھے یزید کی طرف سے اور تھے

صحابيا فهدد الناس على ذلك لكن اكتفى بمجرد التهديد

وہ صحابی سو دھمکایا لوگون کو اس بیعت سے لیکن فقط دھمکی پر ٹالا

ولم يتعرض لاحد فكتب مسلم بن يزيد الحضرمي وعمارة

اور کسی کا تعرض نہ کیا ف ۲ تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ

بن الوليد بن عقبة الى يزيد يخبرانه عن امر مسلم وميل

بن ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور رجوع

ف ۱ اور ایک روایت مین اٹھارہ ہزار اور ایک روایت مین پچیس ہزار اور ایک روایت مین [illegible]

ف ۲ یعنی [illegible] سبب نہ پکڑا مسلم کو

أهلُ الكوفةِ إليهِ وتغافلَ النعمانُ بنُ بشيرٍ عنهُ فعزلَ

اہل کوفہ کی اسکی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر سو معزول کیا

يزيدُ النعمانَ وولّى مكانهُ عبيدَ اللهِ بنَ زيادٍ وكانَ واليًا

یزید نے نعمان کو اور انکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ ف بن زیاد کو اور وہ تھا حاکم

على البصرةِ فتوجّهَ عبيدُ اللهِ بنُ زيادٍ من البصرةِ إلى الكوفةِ

بصرے کا پھر چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

ودخلها ليلًا من جهةِ الباديةِ في لباسِ أهلِ الحجازِ وأوهمَ

اور سو پہنچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں اور دھوکا دیکر

أنّهُ الحسينُ عليهِ السلامُ فاستقبلهُ الناسُ في ظلمةِ الليلِ

آپ کو حسین علیہ السلام بتایا سو پیشوائی کی لوگوں نے اندھیری رات میں

15

وسلّموا عليهِ ومشوا بينَ يديهِ وقالوا مرحبًا بكَ يا ابنَ

اور سلام کیا انکو اور چلے آگے آگے اور کہتے تھے خوب آئے آپ اے فرزند

رسولِ اللهِ قدمتَ خيرَ مقدمٍ فسكتَ حتى دخلَ دارَ الإمارةِ فلمّا

رسول اللہ آنا تمہارا مبارک ہو سو چپ رہا یہان تک کہ پہنچ گیا حاکم نشین مکان میں پھر جب

أصبحَ جمعَ الناسَ وقعدَ عليهم ومنّاهم الإيالةَ وهدّدهم

صبح ہوگئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور بیٹھ رہے روبرو انکے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وحذّرهم عن مخالفةِ يزيدَ وفرّقَ جماعةَ مسلمِ بنِ عقيلٍ

اور ڈرایا انکو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈال دی جماعت مسلم بن عقیل میں

بالحيلةِ والتدبيرِ واختفى مسلمٌ في دارِ هانئِ بنِ عروةَ

حیلے اور تدبیر سے ف اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن عروہ کے

فأرسلَ عبيدُ اللهِ محمدَ بنَ الأشعثِ معَ فوجٍ إلى دارِ

سو بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر پر

فَاَتَوْا بِهَانِیِٔ بْنِ عُرْوَةَ فَحَبَسَهُ وَحَبَسَ جَمِیْعَ رُؤَسَاءِ الْکُوْفَةِ

سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اسکو قید کیا اور قید لیا سب رئیسون کوفے کو

عِنْدَهُ فِی الْقَصْرِ وَاَتَی الْخَبَرُ مُسْلِمًا فَنَادٰی شِعَارَهُ فَاجْتَمَعَ

انپے پاس ایک محل مین اور جب مسلم کو یہ خبر ہوپہنچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہوگئے

مَعَهُ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَاَحَاطُوْا حَوْلَ الْقَصْرِ فَاَمَرَ عُبَیْدُ اللّٰهِ

انکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا انھون نے اس محل کو پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے

الْاُسَارٰی مِنْ رُؤَسَاءِ الْکُوْفَةِ اَنْ یُکَلِّمُوْا عَشَائِرَهُمْ

قیدی رئیسون کوفے کو تا سمجھا دین اپنے لوگون کو

وَیَرُدُّوْهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَکَلَّمُوْهُمْ فَتَفَرَّقُوْا کُلُّهُمْ

اور پھیر دین انکو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ انکے سمجھانے سے تتر بتر ہوگئے سب لوگ

وَاَمْسٰی مُسْلِمٌ فِیْ خَمْسِمِائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الظَّلَامُ ذَهَبَ

اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا تو غیبت ہوگئے

اُولٰئِکَ اَیْضًا وَبَقِیَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ فَتَرَدَّدَ فِی الطَّرِیْقِ فَاَتٰی

وہ بھی اور مسلم اکیلے رہ گئے ف۱ تو متردد ہوئے راہ مین ف۲ پھر ہوگئے

مَنْزِلَ امْرَاَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ وَاَدْخَلَتْهُ فِیْ مَنْزِلِهَا

ایک عورت کے گھر پر ف۳ اس سے پانی مانگا سو اس نیکبخت نے پانی پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر مین

وَکَانَ ابْنُهَا مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ مُحَمَّدًا

اور تھا بیٹا اس عورت کا چیلا محمد بن اشعث کا اسنے جاکر اپنے میان کو خبر دی

وَاَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَیْدَ اللّٰهِ فَبَعَثَ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَمْرَو بْنَ حُرَیْثٍ

اور انھنے عبید اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث

صَاحِبَ الشُّرْطَةِ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ فَاَحَاطَا بِالدَّارِ فَخَرَجَ

کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو انھنے جاکر گھیر لیا گھر کو تو نکلے

ف ۱ منقول ہے کہ جب حضرت مسلم سے لوگوں نے کی بیعت ... تو آپ کے ساتھ پانسو آدمی تھے جب سلام پھیرا ایک بھی نہ تھا ایسی جلدی بھاگ گئے ۱۲ تحریر

ف ۲ ...

ف ۳ ...

مسلم بسيفه يقاتلهم فاتاه محمد بن الاشعث الامان

مسلم تلوار لیکر اور لڑنے لگے پھر دیا مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فجاء به الى عبيد الله فضرب عنقه والقى جثته الى الناس

اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اس نے گردن مارا مسلم مظلوم کو اور ڈالی لاش کو آگے لوگوں کے روبرو

وصلب هانئا وكان ذلك لثلث خلون من ذي الحجة

اور سولی دے دیا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی الحجہ

سنة ستين من الهجرة وقتل عبيد الله محمدا وابراهيم

سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

ابني مسلم ايضا معه وفي ذلك اليوم خرج الحسين عليه

دونوں بیٹوں کو مسلم کو ساتھ انکے اور جس دن مسلم شہید ہوئے اسی دن چلے جناب حسین علیہ

السلام من مكة الى الكوفة وقيل كان خروجه يوم

السلام مکے سے کوفے کی طرف ف اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھویں

التروية وكان سبب خروجه ان مسلم بن عقيل كان

ذی الحجہ کو اور سبب روانگی کا تھا کہ مسلم بن عقیل نے بتاکید

قد كتب اليه يلتمس قدومه ولما تجهز بالخروج منعه

لکھا تھا کہ یہاں تشریف لائیے ف اور جب آپ نے تیاری کی چلنے کی منع کیا انکو

عن ذلك ابن عباس وابن عمر وجابر وابو سعيد الخدري

اس سفر سے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری

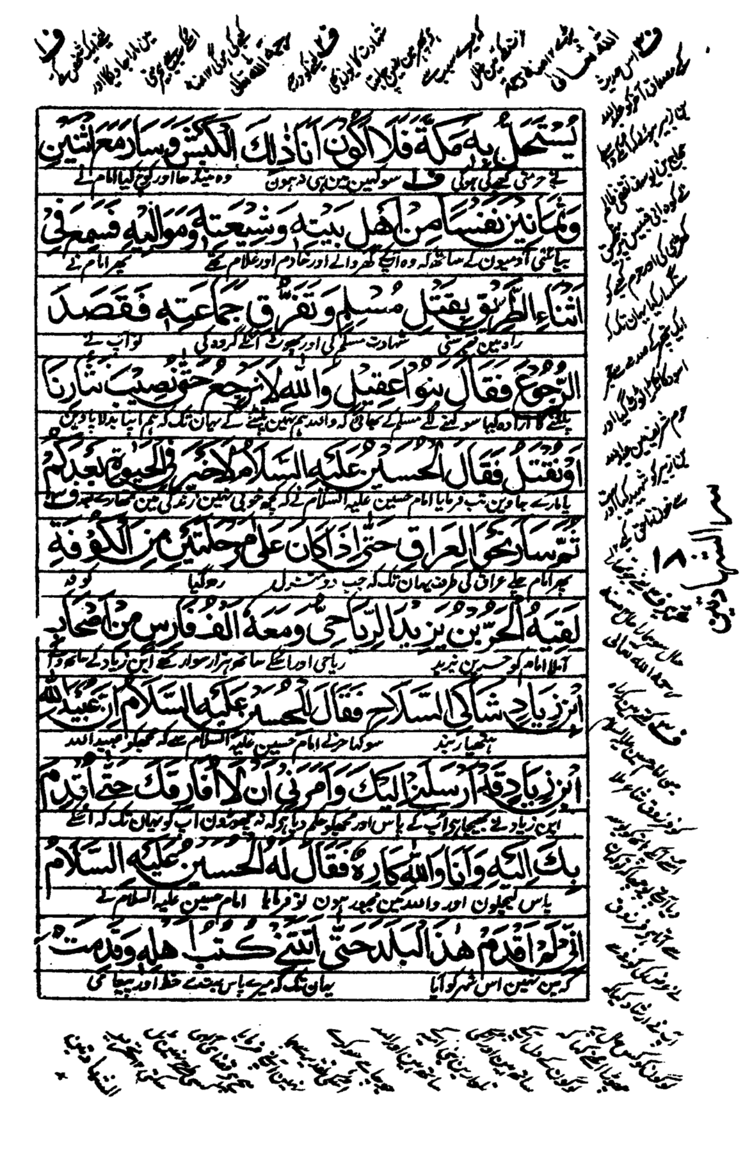
وابو واقد الليثي فلم يمتنع منهم وقال اني سمعت ابي

اور ابو واقد لیثی نے ف سو نہ مانا انکے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے میں نے اپنے والد علی مرتضی کو

يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان كبشا

کہ کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے

ورنہ ایسے ایسے صحابی جلیل القدر آپ کی رفاقت سے کیونکر باز رہتے ۱۲ تحریر



يستحل به مكة فلا اكون انا ذلك الكبش وسار معه اثنين

کی حرمتی کی جاتی ہوی ف سو کبھی میں ہی دنبہ ہوں وہ مینڈھا اور کوچ کیا امام نے

وثمانين نفسا من اهل بيته وشيعته ومواليه فسمع في

بیاسی آدمیوں کے ساتھ کہ وہ آپکے گھر والے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

اثناء الطريق بقتل مسلم وتفرق جماعته فقصد

راہ میں خبر سنی شہادت مسلم کی اور پھوٹ انکے گروہ کی تو آپ نے

الرجوع فقال بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب ثارنا

پلٹنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہیں پلٹنے کے یہاں تک کہ ہم اپنا بدلا پاویں

او نقتل فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم

یا مارے جاویں تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے پیچھے

ثم سار نحو العراق حتى اذا كان على مرحلتين من الكوفة

پھر امام چلے عراق کی طرف یہاں تک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لقيه الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من اصحاب

آملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور انکے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ والے

ابن زياد شاكي السلاح فقال الحسين عليه السلام ان عبيد الله

ہتھیار بند سو کہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو عبید اللہ

ابن زياد قد ارسلني اليك وامرني ان لا افارقك حتى اقدم

ابن زیاد نے بھیجا ہے آپ کے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں آپ کو یہاں تک کہ لے آؤں

بك اليه وانا والله كاره فقال له الحسين عليه السلام

پاس اسکے لیجاؤں اور واللہ میں مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

اني لم اقدم هذا البلد حتى اتتني كتب اهله وقدمت

کہ میں نہیں اس شہر کو آیا یہاں تک کہ میرے پاس بھیجے خط اور بھیجا کسی

علی رسلهم وانتم من اهل الکوفة فان دمتم علی بیعتکم

اس شہر کے پہونچے اور تم کوفے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار پے

دخلت مصرکم والا انصرفت فقال له الحر والله ما اعلم

تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجھکو خبر نہیں

هذه الکتب ولا الرسل ولا یمکننی الرجوع الی الکوفة

ان خطوں کی اور بھیجا ہوں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفے کیطرف

فلا افارقک او اقدمک الیه وطال الکلام بینهما

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپکو لے جاؤں اسکے پاس ف اور بہت سی گفتگو درمیان ہر دو کے

فانحرف الحسین عن طریق الکوفة ونزل بکربلاء

تو پھرے امام حسینؑ کوفے کی راہ سے اور کربلا میں جاکر اترے

فی الیوم الثانی من المحرم سنة احدی وستین ولما

دوسری تاریخ محرم سنہ اکسٹھ ہجری میں اور جب

نزل بها سال عن اسمها فقیل هذا موضع یقال له کربلاء

وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اسکو کربلا کہتے ہیں

فقال هذا موضع کرب وبلاء فنزل القوم وحطوا الاثقال

فرمایا یہ جگہ ہے رنج اور بلا کی پھر اترے سب لوگ اور اتار رکھے بوجھ

ونزل الحر وجیشه قبالة الحسین علیه السلام ارض

اور اترا حر مع اپنے لشکر روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

کربلاء ثم کتب ابن زیاد کتابا الی الحسین علیه السلام

کربلا پر ف پھر لکھ بھیجا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

یطالبه الی بیعة یزید فلما ورد الکتاب علی الحسین

کہ بیعت کریں یزید کی پھر جب خط پہونچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

فقرأه والقاه وقال عليه السلام للرسول ماله عندي جواب

اور آپ نے اسے پڑھا ہاتھ سے ڈال دیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے کہ اسکا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فرجع الرسول الى ابن زياد فاشتد غضبه وجمع الناس

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اٹھا غصہ ابن زیاد کا اور لوگوں کو جمع کیا

وجهز العساكر وجعل مقدمها عمر ابن سعد وكان واليا

اور فوجیں تیار کیں اور انکا سپہ سالار بنایا عمر ابن سعد کو اور تھا عمر بن سعد

على الري فاستعفى من خروجه الى قتال الحسين فقال

ملک رے کا حاکم سو اسنے پہلوتہی کی امام کیطرف جانے سے واسطے لڑائی کے تو کہا

له ابن زياد اما ان تخرج واما ان تترك ولاية الري

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی

وتقعد في بيتك فاختار ولاية الري وطمع الى قتال الحسين

اور بیٹھ رہ گھر میں اپنے سو اسنے حکومت رے کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے لڑنا چاہا

بالعساكر فما زال ابن زياد يجهز مقدما ومعه طائفة من

فوج لیکر سو ابن زیاد بد نہاد بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اسکے ساتھ گروہ

الناس الى ان اجتمع عند عمر بن سعد اثنان وعشرون

لشکر یہانتک کہ جمع ہوگئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

الفا ما بين فارس وراجل فنزلوا بشاطئ الفرات وحالوا

ہزار سوار اور پیادے اور اترے کنارے دریائے فرات کے اور حائل ہوگئے

بين الماء وبين الحسين عليه السلام واصحابه وكان اكثر

پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے اور اصحاب کے اور اکثر

من خرج معه لقتال الحسين عليه السلام هم الذين كاتبوا

عمر سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو وہی آئے تھے جن لوگوں نے انکو خط لکھے تھے

وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا تَيَقَّنَ اَنَّ الْقَوْمَ مُقَاتِلُوهُ

اور بیعت کی تھی پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑے ہیں سے

اَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاحْتَفَرُوا حُفْرَةً شَبِيهَةً بِالْخَنْدَقِ حَوْلَ الْعَسْكَرِ

حکم دیا اپنے یاروں کو تو انھوں نے کھودا ایک گڑھا مثل خندق گرد لشکر کے

وَجَعَلُوا لَهَا جِهَةً وَاحِدَةً يَكُونُ الْقِتَالُ مِنْهَا وَاَحْدَقَ عَسْكَرُ

اور اسکا صرف ایک دروازہ رکھا کہ اس سے نکل کر لڑیں اور گھیرا لشکر

ابْنِ سَعْدٍ فَاَحْدَقُوا بِالْحُسَيْنِ وَزَحَفُوا وَقَاتَلُوا فَجَعَلَ يُقْتَلُ

ابن سعد کا اور گھیر لیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور قدم بڑھائے اور لڑائی شروع کر دیا

مِنْ اَهْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهِ وَاحِدًا بَعْدَ

اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد

وَاحِدٍ اِلَى اَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَا يُنِيفُ عَلَى خَمْسِينَ رَجُلًا فَعِنْدَ

یہاں تک کہ شہید ہو گئے انمیں زیادہ پچاس آدمیوں سے جب تو

ذٰلِكَ صَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا

چلا اٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے

لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہے ہٹانے والا کہ بچا دے حرم رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا بِالْحُرِّ بْنِ يَزِيدَ الرِّيَاحِيِّ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ

علیہ وسلم کو سو یہ سنکر ناگہان حر بن یزید ریاحی جسکا ذکر آگے ہو چکا

قَدْ اَقْبَلَ عَلَى فَرَسِهِ اِلَيْهِ وَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ اَوَّلَ

آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس اور کہنے لگا اے فرزند رسول اللہ میں پہلے

مَنْ خَرَجَ عَلَيْكَ وَاَنَا الْاٰنَ فِي حِزْبِكَ فَمُرْنِي اَنْ اَكُونَ

نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور اب میں اس وقت سے آپ کے گروہ میں آگیا سو مجکو اجازت دیجیے کہ میں

مقتولاً في نصرتك لعلي أنال شفاعة جدك غداً ثم كرّ

مارا جاؤن آپ کی مدد مین شاید اس جان نثاری سے تمہارے نانا کی شفاعت قیامت مین مجھکو نصیب ہو یہ کہکے حملہ کیا

على عسكر عمر بن سعد فلم يزل يقاتلهم حتى قتل وقتل

لشکر عمر بن سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اس گروہ بیدین سے یہانتک کہ وہ آپ شہید ہوا اور

معه أخوه وابنه ومولاه أيضاً فالتحم القتال حتى قتل أصحاب

اسکے ساتھ اسکا بھائی اور بیٹا اور غلام سب شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مارے گئے ہمراہی

الحسين عليه السلام بأسرهم وولده وإخوته وبنو عمه و

امام حسین علیہ السلام کے سبکے سب اور انکے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور

بقي وحده فبارز بنفسه وسيفه مصلت في يده فلم يزل

آپ تنہا رہ گئے پھر خود مقابل آئے اور ننگی تلوار آپ کے ہاتھ مین تھی پھر خوب

يقاتل ويقتل من برز إليه حتى قتل منهم الكثير فأثخن

لڑتے رہے اور جو صف سے نکلتا تھا اسکو آپ مارتے تھے یہانتک کہ مارا انمین سے بہت لوگون کو پھر زخموں سے چور ہوگئے

بالجراحات والسهام تأتيه من كل جانب وأقبل الشمر

زخموں نے اور تیر برسنے لگے چارون طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذو الجوشن السكوني في كتيبته فحال بينه وبين رحله

ذوالجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہوگیا درمیان امام کے اور خیمہ کے

وحرمه فصاح الحسين عليه السلام ويحكم يا شيعة

اہلبیت کے پس پکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمہاری اے گروہ

الشيطان أنا الذي أقاتلكم فما لكم تتعرضون للحرم

شیطان کے مین ہی تم سے لڑتا ہون تم کو گھر والون سے کیا کام

فإن النساء لم يقاتلنكم فقال الشمر لأصحابه كفوا عن النساء

بی بیان تو تم سے نہین لڑتین فقط یہ سنکر شمر نے اپنے لوگون سے کہا نہ جاؤ عورتون کی طرف

سکون بالفتح نام قبیلہ ... ۲۲ ...

وَاقصِدُوا الرَّجُلَ فِي نَفسِهِ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰى

اور اسی قصد کو سو وہ ظالم پھر پڑے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہاں تک کہ

سَقَطَ عَلَى الأَرضِ شَهِيدًا وَجَزَّ رَأسَهُ نَصرُ بنُ خَرشَنَةَ

گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہو کر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشنہ

فَلَم يَقدِر عَلَى قَطعِ رَأسِهِ فَنَزَلَ خَولِيُّ بنُ يَزِيدَ فَقَطَعَ

سو نہ کاٹ سکا تب اترا خولی بن یزید تو اسکے کاٹا

رَأسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمرُ لِأَصحَابِهِ وَيلَكُم مَا تَنتَظِرُونَ

ف اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کمبختوں اب کیا راہ دیکھتے ہو

بِالرَّجُلِ وَقَد اَثخَنَتهُ الجِرَاحَاتُ فَتَوَالَت عَلَيهِ السِّهَامُ وَ

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخموں نے پھر یہ سنتے ہی تار بندھ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرِّمَاحُ حَتّٰى وَصَلَ سَهمٌ شَقِيٌّ مِنَ الأَشقِيَاءِ إِلَى حَنَكِهِ

نیزوں کا یہاں تک کہ پار ہو گیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک سے

فَسَقَطَ عَنِ الفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمرٌ عَلَى وَجهِهِ فَادرَكَهُ سِنَانُ

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرہ مبارک پر پھر آپہنچا سنان

بنُ اَنَسٍ النَّخعِيُّ فَطَعَنَهُ بِرُمحٍ وَنَزَلَ خَولِيُّ بنُ يَزِيدَ

ابن انس نخعی نے نیزہ مارا ف اور اترا خولی بن یزید

لِيَقطَعَ رَأسَهُ فَارتَعَدَت يَدَاهُ فَنَزَلَ اَخُوهُ شِبلُ بنُ يَزِيدَ

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اسکے ہاتھ پھر اترا اسکا بھائی شبل بن یزید

فَقَطَعَ رَأسَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَخِيهِ خَولِيٍّ ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الحَرَمِ

اسنے کاٹا سر مبارک کو اور دے لیا اپنے بھائی خولی کو بعد اسکے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے میں

وَاَسَرُوا اثنَي عَشَرَ غُلَامًا مِن بَنِي هَاشِمٍ وَمَن كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

اور قید کر لیے بارہ لڑکے بنی ہاشم سے اور جتنی بی بیاں تھیں ف

ف یعنی اگرچہ پہلے نصر بن خرشنہ نے سر مبارک کاٹنا ارادہ کیا مگر صحیح روایت ... شقاوت ازلی ... خولی ابن یزید کی نصیب میں ... ۱۲ مجیبہ

ف اگرچہ امام حسین کے قتل میں بہت سے ملعون شریک تھے لیکن پرواز روح مبارک کا شمر کی تلوار اور سنان بن انس کے نیزہ لگنے کے ساتھ واقع ہوا اسی جہت سے یہ دونوں قاتل مشہور ہیں ۱۲ مجیبہ

ف یعنی نوجوان ۱۲ مجیبہ

وأمر عمر بن سعد وشمر نفرا فركبوا خيولهم وأوطئوا الحسين

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لوگوں کو سو گھوڑوں پر چڑھ کے ان سنگدلوں نے روند ڈالا لاش امام حسین

عليه السلام وأرسلوا الرأس المكرم مع بشير بن

علیہ السلام کو ف ۲ اور بھیجا سر مبارک بشیر ابن

مالك وخولي بن يزيد الى ابن زياد واستشهد مع

مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس ف ۳ اور شہید ہوئے

الحسين عليه السلام من أهل بيته العباس وعثمان

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آپکے اہل بیت میں سے ف ۴ عباس اور عثمان

ومحمد وعبد الله وجعفر بنو علي بن أبي طالب والقاسم

اور محمد اور عبداللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علی بن ابی طالب کے اور قاسم

وعبد الله وعمر وأبو بكر بنو الحسن بن علي وقتل معه

اور عبداللہ اور عمر اور ابوبکر چار بیٹے امام حسن علیہ السلام کے اور شہید ہوئے

ابناه علي الاكبر فانه قاتل بين يدي أبيه حتى قتل

دو بیٹے خود امام حسین علیہ السلام کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے

شهيدا وعبد الله قتل صغيرا بكربلا جاءه سهم شقي

ف اور دوسرے عبداللہ ف بچے ہی مارے گئے کربلا میں اپنے باپ کی گود میں آیا کمان سے تیر انکا ایک شقی کا

وهو في حجر أبيه فقتله وقتل معه محمد وعون ابنا عبد الله

سو شہید ہوئے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے عبداللہ

ابن جعفر وعبد الله وعبد الرحمن وجعفر بنو عقيل بن

ابن جعفر طیار کے اور عبداللہ اور عبدالرحمن اور جعفر تین بیٹے عقیل بن

أبي طالب رضي الله تعالى عنهم وكانت شهادته يوم

ابی طالب کے ف راضی ہو اللہ تعالی ان سب سے اور امام شہید ہوئے دسویں تاریخ

عاشوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

محرم سنہ السٹھ ہجری مین ف ۱ اور جب آپ کی عمر تھی

ستة وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام وامر

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف اور

الشقي ابن زياد بالراس المكرم فدير به في سكك

ابن زیاد بدنہاد نے حکم سے سر مبارک کو پھرایا کوفے کی گلیون مین

الكوفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء وسبايا

پھر بھیجا سر مبارک کو اور شہیدون کے سرون کے ساتھ اور

اهل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذي الجوشن

اہل بیت کے قیدیون کو یزید بن معاویہ پاس ساتھ شمر ذی الجوشن کے

وكان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

شہر دمشق مین پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

وراسه مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ف ۳ ہم سب اللہ ہی کے ہین اور ہم سب اسی طرف

راجعون واما اخبار النبي صلى الله عليه واله وسلم

پھر جانا پر خبر دینا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم کا

بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل

اس واقعۂ ہولناک سے بواسطہ وحی لانے جبرئیل کے

وغيره من الملائكة فمشهور متواتر من ذلك ما اخرجه

وغیرہ فرشتون کے مشہور اور متواتر ہے ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ پیغمبر خدا

۲۵

ف ۲ اور بعضون نے لکھا ہے کہ یزید کے خزانے مین رہا آخر سلیمان بن عبد الملک نے

صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی جبرئیل ان ابنی الحسین یقتل

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی جبرئیل ؑ نے کہ میرا بیٹا حسین ؑ مارا جائیگا

بعدی بارض الطف وجاءنی بہذہ التربۃ فاخبرنی انہا

میرے بعد زمین طف[1] مین ف ١ اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل ؑ اور مجھے کہا کہ یہی انکے

مصرعہ ومنہ ما اخرجہ ابو داؤد والحاکم عن ام الفضل

لیٹنے کی جگہ ہے ف ٢ اور انہی مین سے وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابو داؤد نے اور حاکم نے ام فضل

بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اتانی

بنت حارث سے ف ٣ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے

جبرئیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ہذا یعنی الحسین

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت قریب ہے کہ قتل کرے میرے اس بیٹے کو یعنے امام حسین علیہ السلام

واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء واخرج احمد ان النبی صلی اللہ

اور مجھے دی تھوڑی مٹی سرخ اس زمین کی ف ٤ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم قال لقد دخل علی البیت ملک لم یدخل

علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر مین آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا

علی قبلہا فقال لی ان ابنک ہذا یعنی حسینا مقتول وان

اس سے پہلے سو کہا مجھسے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنے حسین علیہ السلام مارا جائیگا اور آپ

شئت اریتک من تربۃ الارض التی یقتل بہا فاخرج تربۃ

چاہیے تو دکھاؤن آپ کو اس زمین کی مٹی جہان یہ مارا جائیگا پھر نکالی تھوڑی مٹی

حمراء واخرج البغوی فی معجمہ من حدیث انس رضی اللہ تعالی

سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے اپنی معجم مین ف ٥ حضرت انس رضی اللہ تعالے

عنہ قال استاذن ملک المطر ربہ ان یزور النبی صلی اللہ

عنہ کی حدیثون مین کہ کہا انس ؓ نے اذن مانگا مینھ کے موکل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ زیارت کرے رسول خدا

علیہ

ف ١ طف نام ہی ایک جگہ کا کوفہ کے پاس ١٢ ق کتاب اسکا نام کربلا مشہور ١٢

ف ٢ یعنے جہان شہید ہونگے اور انکے مرقد ہونگے وہین کی یہ مٹی ہے ١٢

ف ٣ یعنے عبد اللہ بن عباس کی والدہ حضرت ام المومنین میمونہ کی بہن ١٢

ف ٤ ... زمین مقتل حسین علیہ السلام سرخ ہے ١٢

ف ٥ ...

عليه وآله وسلم فأذن له والنبي صلى الله عليه وآله وسلم

علیہ وآلہ وسلم کو سو اسکو اجازت ہوئی اور اسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

في بيت أم سلمة فقال يا أم سلمة احفظي علينا الباب

حضرت ام سلمہ رض کے گھر مین تھے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلمہ رض دروازے سے خبردار ہو

لا يدخل أحد فبينا هي على الباب إذ دخل الحسين عليه

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا مین کہ دروازے پر نگہبان تھین یکایک آگئے امام حسین علیہ

السلام فاقتحم فوثب على رسول الله صلى الله عليه وآله

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم فجعل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يلثمه

وسلم پر سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو گود مین لے کے

ويقبله فقال له الملك أتحبه قال نعم قال إن أمتك ستقتله

چومنے لگے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ انکو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب انکو مار ڈالیگی

وإن شئت أريك المكان الذي يقتل به فأراه فجاء بسهلة

اور آپ چاہین تو انکو وہ مکان دکھا دون جہان یہ مارے جاوینگے سو انکو لائے دکھائی ذرہ ذری بالو

أو تراب أحمر فأخذته أم سلمة فجعلته في ثوبها قال ثابت

یا مٹی سرخ پھر اس بالو کو حضرت ام سلمہ رض نے اپنے کپڑے مین لے لیا ثابت نے کہا ہم

كنا نقول إنها كربلاء وأخرجه أيضا أبو حاتم في صحيحه وفي رواية

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسکو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح مین اور امام

ابن أحمد في زيادة المسند قال ثم ناولني كفا من تراب أحمر

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند مین یون روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹی دی سرخ اور روایت کیا

الحاكم والبيهقي عن أم الفضل بنت الحارث قالت دخلت على

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث سے کہ مین گئی پاس

ف صواعق محرقہ صفحہ ۲۷ [illegible]

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوماً بالحسين فوضعته

جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لیکر سو رکھ دیا

في حجره فجاءت مني التفاتة فإذا عينا رسول الله صلى الله

حسین کو حضرت کی گود مین پھر جو مین دیکھون ف تو رسول خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم تهريقان من الدموع فقال أتاني جبرئيل فأخبرني

علیہ وآلہ وسلم کی آنکھون سے آنسو بہتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے

أن أمتي تقتل ابني هذا وأتاني بتربة من تربته حمراء وأخرج

کہ میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی ہے مجھکو جبرئیل نے اسکے مقتل کی مٹی سرخ اور روایت کی ہے

ابن راهويه والبيهقي وأبو نعيم عن أم سلمة أن رسول الله صلى الله

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ وهو خاثر وفي يده

علیہ وآلہ وسلم لیٹے سوتے تھے ایک دن تو جاگ پڑے اور آپ مگین تھے اور آپکے ہاتھ مین

تربة حمراء يقلبها قلت ما هذه التربة يا رسول الله قال أخبرني

سرخ مٹی تھی کہ اسکو الٹتے پلٹتے تھے مین نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو

جبرئيل أن هذا يعني الحسين يقتل بأرض العراق وهذه تربتها

جبرئیل نے کہ حسین مارا جائیگا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہین کی ہے

وأخرج البيهقي وأبو نعيم عن أنس قال استأذن ملك المطر ربه

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے انس سے کہا اجازت مانگی فرشتہ مینھ برسانے والے نے

أن يأتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فأذن له فدخل

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اسکو اجازت ہوئی پھر آئے

الحسين فجعل يقع على منكب النبي صلى الله عليه وآله وسلم

حسین علیہ السلام کو کھیلتے ہوئے مونڈھے پر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حدیث خصائص کبریٰ

ف ۱ یعنی اور کام مین مشغول ہو گئی پھر جو میری نظر پڑی تو کیا دیکھون

۲۸۰

فقال الملك اتحبه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اس فرشتے نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں اسنے کہا

فان امتك تقتله وان شئت اريتك المكان الذي يقتل فيه

آپ کی امت اسکو قتل کریگی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھلادوں مکان جہاں یہ مارا جاویگا

فضرب بيده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته

پھر اسنے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ نے پھر اپنے کپڑے میں پوٹلی

في ثوبها فكنا نسمع انه يقتل بكربلاء واخرج ابو نعيم عن ام سلمة

باندھ رکھی انس نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہوویگے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہ نے

قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے پھر اترے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

يا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپکے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کے

واتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا ام سلمة

اور دی آپکو تھوڑی مٹی سو حضرت نے اسکو سونگھا پھر فرمایا اس میں بو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ

اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل فجعلتها في

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر میں نے اس مٹی کو

قارورة واخرج ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن قال كنا مع

شیشے میں بند کیا ف اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے کہا انھوں نے ہم تھے ساتھ

الحسين بنهري كربلاء فنظر الى الشمر ذي الجوشن فقال صدق

امام حسین کے کربلا کی دو نہروں پر ف پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچ کہا

الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر الى

اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

سید الشہدا دیکھیں

۲۹ بیشک تم ملعون ہو سلیمان کی زبان پر دمشقی و محمد الا بنجیل اور موسی اور عیسی کی زبان پر یعنی امام حسین علیہ السلام سے قانون پر حضرت سلیمان اور حضرت موسی اور حضرت

كلب ابقع يلغ في اهل بيتي وكان شمر ابرص واخرج ابن السكن

کہ ایک کتا ابلق منہ ڈالتا ہے میرے اہل بیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ف اور روایت کی ابن سکن

والبغوي في الصحابة وابو نعيم من طريق سحيم عن انس بن

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس بن

الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول

حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے

ان ابني هذا يقتل بارض يقال لها كربلاء فمن يشهد ذلك

کہ یہ بیٹا میرا ف۲ مارا جائیگا اس زمین میں جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے وہاں موجود ہو

منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلاء فقتل بها مع الحسين

اسکی مددگاری کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ ف۳

واخرج البيهقي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان الحسين دخل

اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام آئے پاس

على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعنده جبريل في مشربة

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے حضرت

عائشة فقال له جبريل ستقتله امتك وان شئت اخرجتك

عائشہ کے بالا خانے پر سو کہا جبرئیل نے قریب ہے شہید کریگی اسکو آپکی امت اور اگر آپ چاہیں تو میں بتاؤں آپکو

بالارض التي يقتل فيها واشار جبريل بيده الى الطف بالعراق

وہ زمین جس میں یہ شہید ہوگا اور جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا طرف جنگل میدان عراق کے ف

فاخذ تربة حمراء فاراه اياها واخرجه من طريق اخر عن

پھر لیکر وہاں کی مٹی سرخ دکھلائی حضرت کو احمد بیہقی نے یہ حدیث

ام سلمة عن عائشة موصولا واخرج البيهقي عن الشعبي قال

ام سلمہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے موصول بھی روایت کی ہے ف اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہ کہا اسنے

إن ابن عمر قدم المدينة فأخبر أن الحسين قد توجه إلى العراق

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام جاتے ہیں عراق کی طرف

فلحقه في مسيرة ليلتين من الربذة فقال له إن الله تعالى خير

سو جا ملے عبد اللہ بن عمر امام سے راہ میں جہاں سے ربذہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ اللہ تعالیٰ نے

نبيه بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة ولم يرد الدنيا وإنكم

اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے

بضعة منه والله لا يليها أحد منكم أبداً وما صرفها الله تعالى

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی جو لی پر حکومت دنیا کی اللہ نے

عنكم إلا للذي هو خير لكم فارجعوا فأبى فاعتنقه ابن عمر

تم سے تو انکیلئے کچھ بہتری چاہی ہے تمہارے واسطے سو پلٹ جاؤ ف پھر امام نے انکار کیا پس بغل گیر ہوئے ابن عمر

وقال أستودعك الله تعالى من قتيل وأخرج الحاكم عن ابن

اور کہا تمکو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اے شہید ہونے والے ف ۲ اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عباس قال ما كنا نشك وأهل البيت متوافرون أن الحسين يقتل

عباس نے کہا ہمکو شک نہ تھی اور اہل بیت بکثرت تھے اس میں کہ حسین شہید ہونگے

بالطف وأخرج أبو نعيم عن يحيى الحضرمي أنه سافر مع علي

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحییٰ حضرمی سے کہا یحییٰ نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علی کے ساتھ

صفين فلما حاذى نينوى نادى صبراً أبا عبد الله بشط

صفین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوا کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر فرمایا صبر کرو اے ابا عبد اللہ

الفرات قلت ماذا قال إن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

فرات کے میں نے عرض کیا یہ کیا آپ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حدثني جبرئيل أن الحسين يقتل بشط الفرات وأراني قبضة

کہ کہا ہے مجھ سے جبرئیل نے کہ حسین شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھکو مٹھی بھر

ف ۳ یعنے امام حسین علیہ السلام ۱۲

مِنْ تُرْبَتِهٖ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ اَتَيْنَا مَعَ عَلِيٍّ

سنی و نالی اور روایت کی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ہم آئے ساتھ حضرت علی ع

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مَوْضِعِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ هٰهُنَا مُنَاخُ رِكَابِهِمْ

علیہ السلام کے ساتھ قبر گاہ حسین علیہ السلام پر سو کہا جناب امیر نے کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بیٹھنے کا

وَمَوْضِعُ رِحَالِهِمْ وَمُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ فِتْيَةٌ مِّنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ

مقام ہو اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ انکے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان محمدؐ کے اہلبیت اس میدان میں مارے جاوینگے

بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ

جن پر رو دیگا آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی حاکم نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالے نے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ

حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے مارے یحیے ابن زکریا کے عوض ستر

اَلْفًا وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاَخْرَجَ

ہزار ف۱ اور مارونگا تیرے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ف۲ اور روایت کی

اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ انھوں نے کہا

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذَاتَ يَوْمٍ نِصْفَ

دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ایک دن دو

النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا

پہر کو بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ انکے ہاتھ میں شیشہ ہے اسمیں خون بھرا ہے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے

قَالَ دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ

حضرت نے فرمایا کہ یہ خون حسینؑ اور انکے ساتھیوں کا ہے میں اوٹھاتا ہوں آج صبح سے ابن عباس کہتے ہیں

ف۱ قوم یہود میں سے مقتول ہوئے

ف۲ ایک لاکھ چالیس ہزار چنانچہ یہ امر مختار ثقفی اور سفاح عباسی کے ہاتھوں سے ظاہر ہوا اور اس سے عظمت اور وجاہت جناب سید المرسلین کی اور حضرت جناب ابو عبد اللہ حسین علیہ السلام کی معلوم کیا چاہیے

مسلسل ۳۲

ذلك الوقت فوجدته قد قتل ذلك اليوم واخرج الحاكم

کو یاد رکھا میں نے اس وقت کو پھر خبر پہونچی مجھکو کہ حسین شہید ہوئے اسی دن **ف** اور روایت کی حاکم

والبيهقي عن ام سلمة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله

اور بیہقی نے ام سلمہؓ سے کہا انھوں نے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم في المنام وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول

وسلم کو خواب میں کہ آپکا سر اور ڈاڑھی خاک آلودہ ہے میں نے کہا کہ یہ کیا حال ہے یا رسول

الله قال شهدت قتل الحسين آنفا واخرج البيهقي وابو نعيم

اللہ حضرت نے فرمایا کہ میں گیا تھا مقتل حسین پر ابھی **ف** اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن نضرة الازدية قالت لما قتل الحسين مطرت السماء دما فاصبحنا

نضرہ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہم نے

وحبابنا وجرارنا وكل شيء لنا ملآن دما واخرج البيهقي وابو نعيم

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب تھے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن الزهري قال بلغني انه يوم قتل الحسين لم يقلب حجر من

زہری سے کہا زہری نے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ جسدن شہید ہوئے حسینؑ جو پتھر کہ اٹھایا

احجار بيت المقدس الا وجد تحته دم عبيط واخرج البيهقي

جاتا تھا بیت المقدس میں اسکے تلے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عن ام حبان قالت يوم قتل الحسين اظلمت علينا ثلاثا ولم يمس

ام حبان سے کہا جسدن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور کسی

منا احد من زعفرانهم شيئا يجعله على وجهه الا احترق و

جسنے زعفران ان میں سے اپنے منھ پر جل گیا اور

لم يقلب حجر بيت المقدس الا وجد تحته دم عبيط واخرج البيهقي

جو اٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اسکے نیچے خون تازہ سرخ **ف** اور روایت کی بیہقی نے



عن جميل بن مرة قال اصابوا ابلا في عسكر الحسين يوم قتل فنحروها

جمیل بن مرہ سے کہا کہ پکڑے گئے یزید کے لشکر والے کئی اونٹ لشکر حسین سے جس دن شہید ہوئے حسین پس ذبح کیا

وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان يسيغوا منها شيئا

اور پکایا سو وہ ایسے کڑوے ہوئے جیسے اندرائن کا پھل پھر انکو کوئی نہ کھا سکا

واخرج البيهقي وابو نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے کہا یوں نقل کیا مجھ سے میری دادی نے

لقد رايت الورس عاد رمادا ولقد رايت اللحم كان فيه النار

کہ دیکھا میں نے ورس کو کہ ہو گئی راکھ اور دیکھا میں نے گوشت جیسے اسمیں آگ بھری ہو

حين قتل الحسين واخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني

جس دن شہید ہوئے حسین اور روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا انہے سنا میں نے

جدتي قالت كنت ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء

اپنی دادی سے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے تھے حسین لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان

اياما بكت له واخرج ابو نعيم من طريق سفيان عن جدته قالت

رویا کیا امام پر ف اور روایت کی ابو نعیم نے کہ سنا سفیان نے اپنی دادی سے کہ انہے کہا

شهد رجلان قتل الحسين فاما احدهما فطال ذكره حتى كان

دو آدمی جو قتل حسین میں شریک تھے سو ایک کا آلہ تناسل بڑھ گیا تھا کہ اسکو لپیٹ لیتا

يلفه واما الآخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى ياتي على آخرها

باندھ لیتا تھا ف اور دوسرے کو اتنی پیاس لگتی کہ پی جاتا تھا ساری پکھال کی پکھال اور پیاس نہ بجھتی

فما يروى واخرج ابو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة

ف اور روایت کی ابو نعیم نے حبیب ابن ثابت سے کہا اسنے کہ میں نے سنا جنوں کو کہ

تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه فله

روتے تھے حسین پر یہ پڑھ کر شعر اس جبین کو نبی نے چوما تھا بھی

بريق في الخدود ❊ أبواه في عليا قريش وجده خير الجدود

جمک گیا ہے اسکے چہرے پر ❊ اسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ❊ اسکا نانا جان سے بہتر ❊

وأخرج أبو نعيم من طريق حبيب بن ثابت عن أم سلمة قالت ما سمعت

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں نے نہیں سنا

نوح الجن منذ قبض النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلا الليلة وما أرى

رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج کی رات تو میں خیال

ابني إلا قد قتل تعني الحسين فقالت لجاريتها اخرجي فاسئلي

کرتی ہوں میرا بیٹا حسینؑ شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے تو گھر سے نکل پوچھ تو

فأخبرت أنه قد قتل وإذا الجنة تنوح شعر ألا يا عين فاحتفلي

پھر معلوم ہوا کہ حسینؑ شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے شعر ہو سکے جتنا رو لے تو اے

بجهد ومن يبكي على الشهداء بعدي ❊ على رهط تقودهم

چشم ❊ اور کون رووے گا میرے [illegible] شہیدوں کو [illegible] پاس ظالم کے کھینچ [illegible]

المنايا إلى متجبر في ملك عبدي ❊ وأخرج أبو نعيم عن مزيدة

لائی ❊ موت اسے والے ان عزیزوں کو ❊ اور روایت کی ابو نعیم نے مزیدہ

ابن جابر الحضرمي عن أمه قالت سمعت الجن تنوح على الحسين

بن جابر حضرمی نے اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام پر

وهي تقول شعر أنعى حسينا هبلا كان حسينا جبلا

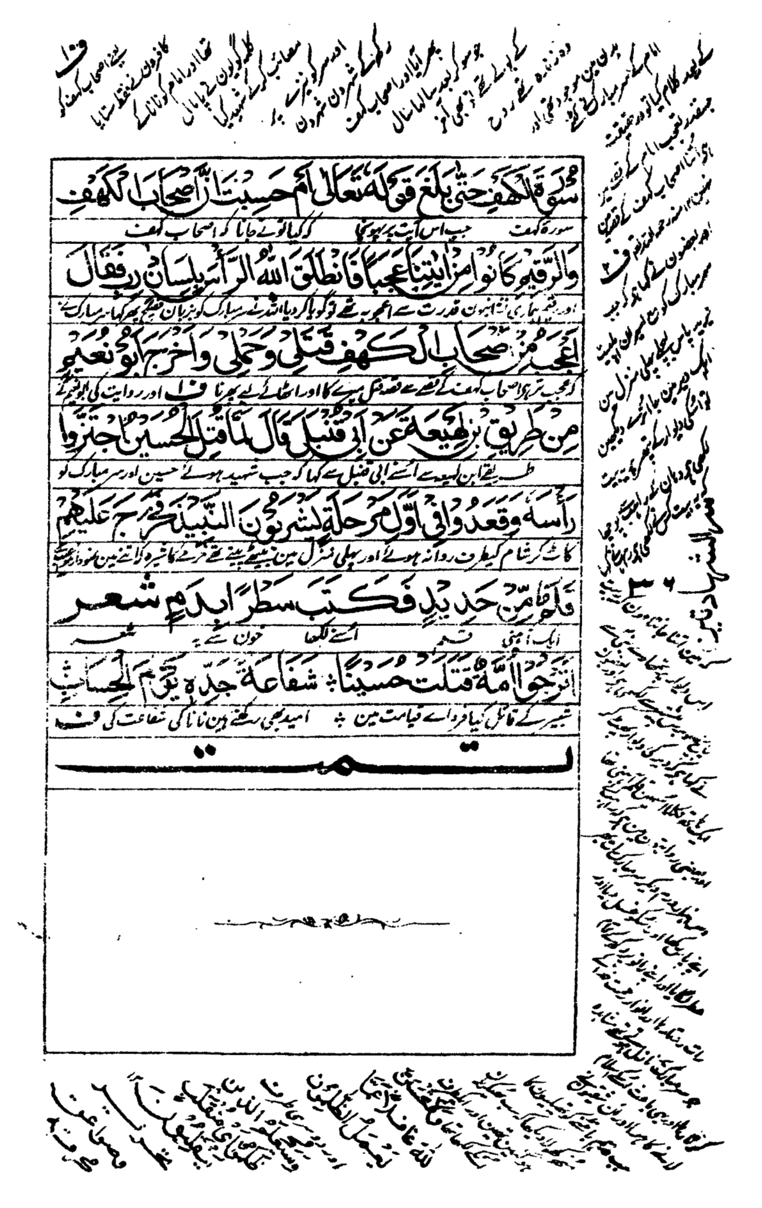
اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید سنا ان حسین [illegible] حسین کو مرنا اور حسین کے اختر

وأخرج ابن عساكر عن المنهال بن عمرو قال أنا والله رأيت رأس

اور روایت کی ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر مبارک

الحسين حين حمل وأنا بدمشق وبين يدي الرأس رجل يقرأ

حسین علیہ السلام کو کہ اسکو لیے جاتے تھے نیزے پر اور میں شہر دمشق میں تھا اور آگے سر کے ایک شخص پڑھتا تھا



سورة الكهف حتى بلغ قوله تعالى ام حسبت ان اصحاب الكهف

سورۂ کہف جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف

والرقيم كانوا من اٰيتنا عجبا فانطق الله الرأس بلسان ذرب فقال

اور رقیم ہماری نشانیوں قدرت سے اعجوبہ تھے تو گویا کردیا اللہ نے سر مبارک کو زبان فصیح سے پھر کہا سر مبارک نے

اعجب من اصحاب الكهف قتلي وحملي واخرج ابو نعيم

کہ عجب تر ہے اصحاب کہف کے قصے سے قصہ قتل میرے کا اور اٹھانے کے لیے پھرنا ف اور روایت کی ابو نعیم نے

من طريق ابن لهيعة عن ابي قبيل قال لما قتل الحسين واحتزوا

طریق سے ابن لہیعہ کے اسنے ابی قبیل سے کہا کہ جب شہید ہوئے حسین اور سر مبارک کو

رأسه وقعدوا في اول مرحلة يشربون النبيذ فخرج عليهم

کاٹ کر شام کیطرف روانہ ہوئے اور پہلی منزل میں بیٹھے پیتے تھے خرمے کا شیرہ کہ آتے میں نمودار ہوا

قلم من حديد فكتب سطرا بدم شعر

ایک آہنی قلم اسنے لکھا خون سے یہ شعر

اترجو امة قتلت حسينا * شفاعة جده يوم الحساب

شبیر کے قاتل کیا فردا قیامت میں * امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی ف

تمت

فائدہ جب یزید پلید قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہل بیت نبوی سے فارغ ہوا تو اس غرور سے
اسکی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ
منہیات شرعیہ کو اُسنے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ
واسطے تاخت و تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اُس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار ہے اور سات سو
صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملا کے دس ہزار آدمیون سے زیادہ شہید کیے اور لڑکون
کو بندی کر لیا اور عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی
کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے
نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانے کے وضع وہان
حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ اُس مسجد مقدس اور شہر مطہر مین یزید والون نے نہین کیے کہ زبان
قلم کی اُسکی تفصیل سے عاجز ہوا اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم کو پتھرون سے بھر دیا اور ستون
مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور کعبہ کے دروازے کے [illegible] کے
تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہان کے رہنے والے [illegible] اس
مین رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور [illegible] مہینے تخت حکومت پر سلطنت کر کے [illegible] ربیع الاول
سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری مین جسدن اُس پلید کے حکم سے کعبہ کی بے حرمتی ہوئی اسیدن شہر حمص [illegible] ملک شام کے
شہرون مین سے اُنتالیس ۳۹ برس کی عمر مین واصل جہنم ہوا **فائدہ** جب مختار بن ابی عبید ثقفی عبد الملک
کی سلطنت مین کوفے پر غالب ہوا پہلا اپنے خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا
حفص نامے حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اُسنے کہا کہ خانہ نشین ہو تخت رسے کہا
کہ اب کیونکر حکومت رسے سے دست بردار ہوئے گھر مین بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیدن
خانہ نشینی نہ اختیار کی بعد اُسکے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اُسکے بیٹے اور شمر کی گردن ماریں اور اُنکے
سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ پاس بھیجا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکہ کربلا مین شریک عمر بن سعد کا تھا
اُسکو جہان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سنکے سب کوفے والے بصرے کو بھاگے اور لشکر مختار نے اُنکا تعاقب کیا

احسن کو پاس [illegible] انکی لاش کو پامال کیا اور [illegible] کاٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کر کے
[illegible] پہلے اسکے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے پھر اسکو سولی چڑھایا پھر اسکے
[illegible] عذاب سے مارا [illegible]
[illegible]
[illegible] کے ہمراہیوں
کو قتل کر چکا [illegible] ابن زیاد کی [illegible] بار رہا تھا اور اپنے
ساتھ تیس ہزار سوار [illegible] چند [illegible] ہمراہ کر کے ابن زیاد
کے مقابلے کو بھیجا جب ابراہیم [illegible] پندرہ کوس پر
موصل سے اس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے
لشکر ابن زیاد کو شکست دی جب ابن زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم کیا کہ سب کو فوج مخالف
سے یا دین زندہ نہ چھوڑیں چنانچہ بہتوں کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ
کے لشکر والوں نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھیجوا دیا جب سر ابن زیاد کا
کوفے مین پہونچا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین محفل کو آراستہ کر کے کوفے والوں کو جمع کیا اسوقت
سر نامبارک ابن زیاد بد نہاد کا منگوا کے کہا ای اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے
ابن زیاد کو نہ [illegible] چھوڑا تاریخ کی کتابوں مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے
اور یہ واقعہ سنہ ۶۶ ہجری مین چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی
کی صحیح روایت مین وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اسکے سرداروں کے سر مختار پاس لا کے رکھے گئے
یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون میں سے عبید اللہ ابن زیاد
کے سر پاس آکے اسکے نتھنوں مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اسکے منہ سے نکلا پھر اسکے منہ مین گھسا اور نتھنے
سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن
و قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک اور باقی

اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوئے اور اُنکی لاشون کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا کہ
ہڈیان چورچور ہوکر خاک سے برابر ہوئین یہ تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ آیا یہ معاد و ثمود
ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے بہر نہج سے ہو حاکم کی حدیث مین مدۃ مستقر حقیقی ہی گذرا امام حسین علیہ السلام
کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جاوینگے موافق ہوا آخر آخر مختار کے عقیدے مین فساد آیا
اور اُنکو یہ خبط ہوا کہ اُنکی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود ہین اور جب
قبضہ اُنکا کوفے اور اُسکے اطراف اور جوانب پر خوب ہوگیا تو اُنکو داعیہ لڑائی کا عبد اللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبد اللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا اُنھون نے بھی اپنے بھائی مصعب
بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اُنکے مقابلے کے واسطے معین کیا دونے مصعب بصری سے لڑائی کے ارادے پر
روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال اور قتال ہوا آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور مختار
اس معرکہ مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر اوسپر قابض ہوئے آخر کو عبد الملک مصعب بن
زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو سنہ ہجری مین قتل کیا **فائدہ**
عبد الملک بن عمر ولیثی سے روایت ہے کہ عجب اتفاق ہے کہ مین نے دار الامارۃ کوفے مین پہلے
امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا پھر
ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر مین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا
پھر وہین مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبد الملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمر ولیثی نے کہا جب مین نے یہ حال
عبد الملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجھکو یہ پانچوان سر نہ دکھاوے اور اُس دار الامارۃ
کی شامت سے ڈرکر اُسی وقت اُسے کہدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبد الملک نے مصعب بن زبیر پر
فتح پائی چاہا کہ فوج عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم محترم
مین جدال اور قتال حرام ہے وہان جاکر کیونکر لڑین آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے
عبد الملک کے سامنے آکے بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر کا سر
مین نے کاٹ لیا عبد الملک نے جانا کہ حجاج سکے جانے کو عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے مین

تیار ہوا اُسنے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس نامزد کرکے مکہ معظمہ کیطرف روانہ کیا حجاج اصل طائف کا رہنے والا تھا اُسنے وہان آکے اور فوج جمع کرکے متوجہ مکے کا ہوا اور وہان سرگرم قتال اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑکے نہایت بےادبیون اور گستاخیون پر کمر باندھی یہان تک کہ تمام حرم محترم کو شہیدون کے خون سے رنگین کیا اور عبد اللہ بن زبیر کو بھی سنہ بہتر یا تہتر ہجری مین شہید کیا بعد اُسکے سولی چڑھایا پھر سولی سے اُتروا کے یہودیون کی قبرون مین ڈلوا دیا بعد طی کرنے اس مرحلے کے حکومت مروانیون کی شام اور عراق اور حجاز مین جم گئی اور سب سلطنت اُنکی تراسی برس چار مہینے رہی ۱۲ تحریر الشہادتین اور صواعق محرقہ اور اشاعۃ الاشراط الساعۃ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا ایسے خالق کو زیبا ہے کہ محمد مصطفےٰ سا رسول پیدا کیا اور کمال شہادت اُنکے دونون بیٹون کو دیا کہ یہ رسالہ سر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی اور ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اُس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہے اور مرزا حسن علی مرحوم کے فوائد صواعق محرقہ و اشراط الساعۃ و روضۃ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہے اول بار سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین مطبع مصطفائی مین مصطفےٰ خان نے اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور مین عبد الرحمٰن خان نے سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین اور تیسری بار مطبع اسدی مین حافظ محمد عبد الستار خان نے سنہ ۱۲۹۷ ہجری مین چھاپ کر نقد سعادت بدست افتخار لیا اور چوتھی بار مطبع فیض آثار اودھ اخبار مین زیب طبع پائی تھی خریداران شائق نے دست بدست بکمال ذوق و شوق خرید کیا پانچوین بار پھر بکوشش اہلیان مطبع نامی کے چھپا خریداران شائق نے خرید کیا اب چھٹی بار پھر بسبب غرہ تمناے خریداران بامر جناب والا ہمم صاحب مروت و کرم مشہور نزدیک و دور جناب منشی نول کشور صاحب ادام اللہ اقبالہ بالفرح و السرور کے ماہ مئی سنہ ۱۸۹۶ع مطابق شہر شعبان سنہ ۱۳۱۳ھ مین حلیہ صحت و لباس خوش خطی سے قامت زیباے طبع نے آراستگی پائی اور مطبوع طبائع اہل جہان ہوئی